

## 49025- توحیدربوبیت کا تعارف اور اس کے منکرین

سوال

توحیدربوبیت کسے کہتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

توحیدربوبیت کا مطلب یہ ہے کہ : اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کے افعال مثلاً: تخلیق، ملکیت، کائنات کا انتظام و انصرام، رزق عطا کرنا، زندہ کرنا اور مارنا، بارش نازل کرنا وغیرہ دیگر لامحدود کاموں کے کرنے میں یتھا اور منفرد سمجھنا، چنانچہ انسان اس وقت تک موحد بن ہی نہیں سمجھا جب تک یہ اقرار نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا رب، مالک، خالق اور رازق ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے، وہی نفع پہچانے والا ہے اور وہی نقصان پہچانے والا ہے، وہی تن تہادعائیں قبول فرماتا ہے، تمام امور اسی کے کمٹوں میں ہیں، اسی کے ہاتھ میں ساری خیر ہے، وہ جوچاہے کرنے پر قادر ہے، اسی طرح توحیدربوبیت میں اچھی بری تقدیر پر ایمان بھی شامل ہے۔

توحید کی اس قسم سے ان مشرکوں نے بھی اختلاف نہیں کیا تھا جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا تھا، وہ مشرک بھی اجھا طور پر اس توحیدربوبیت کے قاتل تھے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا:

**﴿وَلَئِنْ سَأَشْهَمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقْنَاهُنَّ أَغْرِيَةً لَنَفِيْمِ﴾**

ترجمہ: اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے: انہیں غالب اور جانے والی ذات نے پیدا کیا ہے۔ [الزخرف: 9] تو معلوم ہوا کہ وہ مشرکین بھی اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام معاملات کو چلانے والا ہے، وہی ذات ہے جس کے ہاتھ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہیت ہے۔ پھر اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ محض اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کا اقرار بندے کے مسلمان ہونے کے لیے ناکافی ہے، چنانچہ مسلمان ہونے کے لیے توحیدربوبیت کے تقاضوں کو پورا کرنا بھی لازم ہے اور وہ ہے توحیدربوبیت یعنی اقرارربوبیت کے بعد عبادت بھی صرف ایک اللہ ہی کی کی جائے۔

بنی آدم میں سے کوئی ایسا شخص علم میں نہیں آسکا جس نے توحیدربوبیت کا انکار کیا ہو، چنانچہ مخلوق میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ: اس کائنات کو پیدا کرنے والے دویکاں خالق ہیں۔ اس لیے یہ بات واضح ہے کہ کسی نے بھی توحیدربوبیت کا انکار نہیں کیا؛ البتہ ملعون فرعون نے غور اور ضد کرتے ہوئے ربوبیت کا دعویٰ کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کا بھوٹا دعویٰ ذکر کرتے ہوئے فرمایا: **(هَلَّا أَنَّا نَزَّلْنَا بِكُمُ الْأَطْلَى)**۔ ترجمہ: فرعون نے کہا: میں تمہارا بڑا رب ہوں۔ [النازعات: 24] اسی طرح ایک اور جگہ پر فرعون کی بات ذکر کی اور فرمایا: **(نَمَّا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنَ الْحُكْمِ يَرَى)**۔ ترجمہ: مجھے تمہارے لیے اپنے علاوہ کسی معمود کا علم نہیں ہے۔ [القصص: 38] یہ دعویٰ محن عنا دیکی وجہ سے تھا کیونکہ آل فرعون کو بھی پتہ تھا کہ فرعون رب نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی ذکر کی اور فرمایا: **(وَمَنْدَهَا وَإِنَّا وَسَيَقِنْنَاهُنَّ أَقْسَمُمْ خَلْقَنَا وَطُوقَا)**۔ ترجمہ: اسنوں نے ظلم اور تجسس کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان آیات کا انکار کیا حالانکہ ان کے دل ان پر مکمل یقین کر کچے تھے۔ [المل: 14] اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی فرعون سے مناظرانہ لکھنگویاں کرتے ہوئے فرمایا: **(أَلَقَدْ عَلِمْتَنَا أَنْزَلْنَا هُوَ لَمِّا إِلَّا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ)**۔ ترجمہ: فرعون تو جان چکا ہے کہ یہ نشانیاں صرف آسمانوں اور زمین کے رب نے ہی نازل کی ہیں۔ [بنی اسرائیل: 102]، یعنی فرعون خود بھی اندر وہی طور پر اس بات کا اقرار کرتا تھا کہ رب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

غیر اللہ کو اللہ کا شریک بناتے ہوئے بھی توحیدربوبیت کا محسیوں کا کہنا ہے کہ: اس کائنات کے دو والہ ہیں اندھیرا اور اجالا، تباہم انہوں نے ان دونوں کو دیکھا قرار نہیں دیا، کیونکہ محسی بھی یہ کہتے ہیں کہ اجالا اندھیرے سے بہتر ہے؛ کیونکہ اجالا خیر کو پیدا کرتا ہے، اور اندھیرا برا بی کو پیدا کرتا ہے، اور خالق خیر؛ خالق شر سے بہتر ہے، اسی طرح ان

کے ہاں اندھیرا محسن عدم ہے یعنی اندھیرا روشن نہیں ہوتا، جب کہ اجالا وجود ہے یعنی اجالا روشن ہوتا ہے اس لیے اجالانی نفس کامل ہے۔

ان تفصیلات کے بعد: مشرکین کے توحیدربویت کے اقرار کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ انہوں نے توحیدربویت کا اقرار کر کے مکمل طور پر عقیدہ توحید اپنایا تھا، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے توحیدربویت کا اجمالی طور پر اقرار کیا تھا جیسے کہ مندرجہ بالآیات میں ان کے بارے میں اجمالی طور پر اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمائی ہے: ساتھ ہی یہ بھی کہ مشرکین ایسے کاموں میں ملوث ہو جاتے تھے جن سے توحیدربویت میں خلل اور کسی پیدا ہوتی تھی، مثلاً: وہ لوگ بارش نازل ہونے کی نسبت تاروں کی طرف کرتے تھے، مشرکین یہ سمجھتے تھے کہ کاہن اور بجادو گر غیب جانتے ہیں اسی طرح ربوبیت میں شرک کی اور بھی صورتیں ان میں پائی جاتی تھیں لیکن یہ صورتیں توحیدالوہیت میں شرک کی بہ نسبت بہت ہی تحوڑی تھیں، یعنی مشرکین توحیدالوہیت میں بہت زیادہ شرک کے مرتب ہوتے تھے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین پر ثابت قدم رکھے۔

واللہ اعلم

مزید کے لیے دیکھیں: (تيسیر العزیزاً الحمید: /33، اور اسی طرح: القول المفید 1/14)